از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10نومبر1955

رائے بہادر کنور راج ناتھ اور دیگر

بنام

پرمودسی بھٹ، کسٹوڈین آف ایویکی پراپرٹی۔

[بی کے مکھرجیہ چیف جسٹس وینکٹار اما آئر اور جعفر امام جسٹس صاحبان]

متروکہ املاک-کسٹوڈین کی طرف سے دیا گیا پٹہ - اختیارات منسوخ کرنے کا نوٹس- کسٹوڈین کا اختیار-ایڈمنسٹریشن آف ایویکی پراپرٹی ایکٹ 1950 (XXXI، سال 1950)،دفعہ12(1)۔

ایڈمنسٹریشن آف ایوا کیو پراپرٹی ایکٹ،1950(XXXI،سال1950)کی دفعہ 12،ذیلی دفعہ 1، جیسا کہ ایکٹ XLII، سال 1954 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، "فی الحال نافذ کسی بھی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، کسٹوڈین کسی بھی الاٹمنٹ کو منسوخ کر سکتا ہے یا کسی پٹے یا معاہدے کی قیود میں ترمیم کر سکتا ہے جس کے تحت کوئی انخلا شدہ جائیداد کسی شخص کے پاس ہے یا اس پر پٹہ کر رہا ہے، چاہے وہ الاٹمنٹ، پٹہ یا قرارداد اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے یا بعد میں دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو۔"

مدعا علیہ جو انخلا شدہ جائیداد کا کسٹوڈین تھا، نے اپیل گزاروں کو پٹے پر دی اور اس کے بعد دیگر چیزوں کے علاوہ انہیں ایک نوٹس جاری کیا، جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس بات کی وجہ بتائیں کہ ان شرائط کی خلاف ورزی کرنے پٹہ کو کیوں منسوخ نہیں کیا جانا چاہیے جس پر جائیداد انہیں پٹے پر دی گئی تھی۔اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ کے پاس پٹہ کو اس بنیاد پر منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 12(1) کے تحت پٹے کو منسوخ کرنے کا کسٹوڈین کا اختیار صرف اس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی بھی قانون کے ذریعہ عائد کردہ پابندی کو ختم کرے لیکن اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاہدے کو نہیں جس کے تحت پٹہ کیا گیا تھا اور اس دفعہ میں موجود غیر مستقل شق کی زبان پر انحصار کیا گیا تھا۔

یہ قرار پایا گیا کہ اس دفعہ کا عملی حصہ جو متولی کو پٹہ منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے، نااہل اور مطلق ہے اور اسے غیر ضد شق کے حوالے سے ختم نہیں کیا جا سکتا ہے، جسے صرف اس ممکنہ دلیل کو رد کرنے کے لیے شامل کیا گیا تھا کہ یہ دفعہ پٹہ داروں کو حقوق دینے والے قوانین کو منسوخ نہیں کرتا ہے۔

اسوینی کمار گھوش بنام اربندا بوس میں مشاہدات ([1953] ایس۔ سی۔ آر۔ 1، 21، 24) اور ڈومینین آف انڈیا بنام شرین بائی اے ایرانی ([1955] 1 ایس سی آر 213، 206)، غیر متزلزل شق کے دائرہ کار پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا سائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 205، سال 1954۔

13 اپریل 1954 کو بمبئی عدالت عالیہ کے اپیل نمبر 49، سال 1954 کے فیصلے اور حکم کی اپیل پر، جو کہ 31 مارچ 1954 کے حکم سے پیدا ہوا ہے، مذکورہ عدالت عالیہ نے متفرق معاملات میں اپنے عام اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے۔ پٹیشن نمبر 55، سال 1954۔

اپیل گزاروں کی طرف سے کے ٹی دیسائی، پی این بھگوتی، رامیشور ناتھ اور راجندر نارائن۔

سی کے دپھتری، بھارت کے سلیسٹر جنرل، (پورس اے مہتا اور آر۔ ایچ۔ دھیبر، ان کے ساتھ)، جواب دہندہ کے لیے۔

10.1955 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹارااما آئر جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل ایک سوال اٹھاتی ہے کہ ایواکیو پراپرٹی کے کسٹوڈین کے پاس ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ (XXXI، سال 1950) کی دفعہ 12 کے تحت اس کی طرف سے دئے گئے پٹہ کو منسوخ کرنے کے اختیارات ہیں، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ میسرس عبدالکریم اور برادران کچھ دیگر جائیدادوں کے ساتھ، جو موجودہ اپیل کا موضوع نہیں ہیں، تھانا ضلع کے امبر ناتھ میں بنگلوں اور چالوں والی تین ملوں اور بمبئی کے تردیو میں بوبن فیکٹری کے مالک تھے۔ وہ پاکستان ہجرت کر گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں، ان جائیدادوں کا اعلان دفعہ 7 انخلا کی جائیداد کے طور پر ایکٹ کے تحت جاری کردہ 12-9-1951 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے کیا گیا تھا، اور ایکٹ کے دفعہ 8(1) کے تحت، وہ ریاست کے کسٹوڈین کے طور پر مدعاعلیہ میں شامل ہو گئے۔ اپیل کنندگان بے گھر افراد ہوتے ہیں، اور 30-8-1952 پر مدعاعلیہ نے ان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، نمائش A، جو کہ اپیل کنندگان کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے مناسب طور پر نمایاں ہے، ایک جامع کردار کا ہے، جو تین الگ الگ معاملات پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے، ایک مرگ تھی جس کے تحت ملوں اور زیر بحث فیکٹری کو درخواست گزاروں کو اس میں طے شدہ قیود و ضوابط پر پانچ سال کی مدت کے لیے پٹے پر دیا گیا تھا۔ دوسرا، خام مال، غیر فروخت شدہ تیار شدہ سامان، پرزہ جات، کاریں، ٹرک اور دیگر متحرک اشیاء جو ملوں اور فیکٹری میں تھے، کی فروخت ہوتی تھی، مناسب وقت پر اس کی قیمت کے تعین اور ادائیگی کے لئے تفصیلی توضیعات کے ساتھ اور تیسرا، بعض صورتوں میں اور بعض شرائط کے تابع ملوں اور فیکٹری کو اپیل گزاروں کو بیع کرنے کا قرارداد تھا۔ فریقین کے درمیان تنازعات کو ثالثی کے حوالے کرنے کے لیے بھی ایک شق تھی۔

اس معاہدے کے مطابق، اپیل گزاروں کو 31-8-1952 پر ملوں اور فیکٹری کا قبضہ دیا گیا۔ 12-2-1954 پر مدعاعلیہ نے اپیل گزاروں، نمائش C کو ایک نوٹس جاری کیا، جس میں اس نے بتایا کہ اپیل گزاروں نے منظم طریقے سے ان مختلف قیود کی خلاف ورزی کی ہے جن پر انہیں پٹہ پر دی گئی تھیں، اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی وجہ بتائیں کہ پٹہ کیوں منسوخ نہیں کی جانی چاہیے اور انہیں کیوں بے دخل نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد نوٹس میں کہا گیا کہ مدعاعلیہ نے "تباہ شدہ احاطے میں پڑے ہوئے تباہ شدہ احاطے اور تجارت میں موجود سامان اور ذخیرہ وغیرہ کے تحفظ" کے لیے کچھ ہدایات جاری کرنا ضروری سمجھا، اور اپیل گزاروں کو اس کے مطابق ذخیرے کو ہٹانے یا اس کی ضمانت پر کوئی رقم اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں تھی، اور اس کے حوالے سے لین دین کی روزانہ کی رپورٹیں کسٹوڈین کو بھیجنا ضروری تھا۔ غالباً یہ ہدایات ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت دی گئی تھیں۔ 13-2-1954 پر اپیل کنندگان مدعاعلیہ کے سامنے پیش ہوئے، اور دعوی کیا کہ اسے دفعہ 12 کے تحت زیر بحث نوٹس جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور اس لیے یہ غیر قانونی ہے۔ اس خدشے کے پیش نظر کہ پٹہ منسوخ کی جاسکتی ہے، اور یہ کہ انہیں بے دخل کیا جاسکتا ہے، اپیل گزاروں نے 16-2-1954 پر درخواست دائر کی جس سے موجودہ اپیل اٹھتی ہے، نوٹس، نمائش C کو کالعدم قرار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دینے کے لیے رٹ مسل طلبی کے لیے،، اور مدعا علیہ کو اس کے مطابق مزید کارروائی کرنے سے روکنے کے لیے ممانعت کی رٹ کے لیے۔

درخواست کی حمایت میں، اپیل کنندگان نے استدعا کی کہ دفعہ 12 جس کے تحت مدعا علیہ نے کارروائی کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ صرف انخلا کرنے والے کی طرف سے دیئے گئے پٹوں کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے نہ کہ خود کسٹوڈین کی طرف سے، اور یہ کہ دفعہ 10 کے تحت کوئی ہدایت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس کا اطلاق صرف انخلا کرنے والے کی جائیدادوں پر ہوتا ہے، اور یہ کہ فروخت کی وجہ سے، زیر بحث متحرک اشیاء اپیل کنندگان کی ملکیت بن گئی تھیں۔ درخواست کی سماعت جسٹس ٹنڈولکر نے کی، جس نے تعین کے نکات اس طرح بیان کیے:

(1) "آیا کسٹوڈین کے پاس ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 12 کے تحت خود سے دی گئی پٹہ کو ختم کرنے کا اختیار ہے، اور

(2) کیا کسٹوڈین کی طرف سے دی گئی ہدایات مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے ذریعے اسے دیے گئے دائرہ اختیار سے باہر ہیں؟"

پہلے سوال پر، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ دفعہ 12 کا اطلاق صرف انخلا کرنے والے کی طرف سے دیئے گئے پٹوں پر ہوتا ہے نہ کہ کسٹوڈین کی طرف سے، اور اس لیے نوٹس، نمائش C، اس دفعہ کے تحت کسٹوڈین کے اختیارات سے بالاتر ہے۔ دوسرے سوال پر، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ دفعہ 10 کا اطلاق صرف انخلا کرنے والے کی جائیدادوں پر ہوتا ہے، اور یہ کہ وہ متحرک اشیاء جن کے حوالے سے ہدایات دی گئی تھیں، اپیل کنندگان کے حق میں بیع کی وجہ سے انخلا کرنے والے کی ملکیت نہیں رہیں گی، اور اس کے نتیجے میں، ان کے حوالے سے ہدایات غیر مجاز تھیں۔ نتیجے میں، درخواست کی اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ نے اس معاملے کو اپیل میں لیا، اور اس کی سماعت چگلا، چیف جسٹس اور جسٹس دکشت نے کی۔ ان کے فیصلے کی تاریخ 13-4-1954 کے مطابق، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ جب بھی پٹہ ہو تو دفعہ 12 کی سادہ زبان پر اس کا اطلاق ہوگا، اور یہ پٹہ انخلا کرنے والے سے تعلق رکھنے والی جائیداد کے حوالے سے ہے، کہ اس دفعہ پر مزید حد عائد کرنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے کہ پٹہ بھی انخلا کرنے والے کے ذریعے دی جانی چاہیے تھی، اور اس کے مطابق کسٹوڈین کو پٹہ منسوخ کرنے کے لیے نوٹس، نمائش C جاری کرنے کا پٹہ حاصل ہے۔ تاہم جہاں تک متحرک اشیا کا تعلق ہے، وہ جسٹس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹنڈولکر سے متفق تھے کہ ان کی طرف سے دی گئی وجوہات کی بنا پر کسٹوڈین کو دفعہ 10 کے تحت اس کے حوالے سے کوئی ہدایت جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی گئی جہاں تک اس کا تعلق پٹہ سے ہے لیکن متحرک اشیاء کے حوالے سے اسے مسترد کر دیا گیا۔

اس فیصلے کے خلاف، اپیل گزاروں نے اس اپیل کو آرٹیکل 133(1)(b) کے تحت عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر ترجیح دی ہے، اور اس میں تعین کے لیے جو واحد نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا کسٹوڈین کو دفعہ 12 کے تحت اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے ذریعے دی گئی پٹہ کو منسوخ کرے نہ کہ انخلا کرنے والے کے ذریعے۔ لیکن یہ سوال اب بحث کے لیے کھلا نہیں ہے، کیونکہ قانون سازی کے تحت عدالت کے فیصلے کے بعد معاملہ ختم ہوا ہے۔ ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی (ترمیم) ایکٹ، 1954 (XLII، سال 1954) کا دفعہ 5 ایکٹ XXXI، سال 1950 کے دفعہ 12 کی درج ذیل وضاحت کرتا ہے:

"اس ذیلی دفعہ میں 'پٹہ' میں کسٹوڈین کی طرف سے دیا گیا پٹہ شامل ہے اور 'پٹہ' میں کسٹوڈین کی طرف سے کیا گیا پٹہ شامل ہے۔" اور اس میں کہا گیا ہے کہ وضاحت "دفعہ میں داخل کی جائے گی اور اسے ہمیشہ داخل کیا گیا سمجھا جائے گا"۔

مسٹر دیسائی، جو اپیل گزاروں کے فاضل وکیل ہیں، تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ترمیم جو عمل میں ماضی سے متعلق ہے، موجودہ اپیل میں فریقین کے حقوق پر حکمرانی کرے گی، اور یہ کہ اس دفعہ کے تحت جواب ہے، کسٹوڈین کے پاس نہ صرف انخلاء کرنے والوں کے ذریعے بلکہ خود بھی بنائے گئے پٹہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہے اور ہمیشہ اس کے پاس ہوتا ہے۔ لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ اس اختیار کا استعمال صرف اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ کسی بھی قانون کی طرف سے عائد کردہ پابندی کو ختم کیا جا سکے لیکن اس معاہدے کو نہیں جس کے تحت اختیار رکھا گیا ہے، اور یہ نتیجہ اس کے مطابق غیر متزلزل شق کی زبان سے آتا ہے، جو فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز تک محدود ہے، اور اس میں "یا فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ" شامل نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی دلیل تھی جو اپیل گزاروں کے لیے دفعہ کی قیود پر کھلی تھی کیونکہ یہ ترمیم سے پہلے بھی موجود تھی، لیکن اسے اس اپیل کی سماعت سے پہلے کسی بھی مرحلے پر پیش نہیں کیا گیا تھا اور یہ خود ہی اس پر غور کرنے سے انکار کرنے کے لیے کافی بنیاد ہوگی جس پر غور کیا جا سکتا ہے کہ اب اسے عدالت عظمیٰ کے قواعد کے حکم 16، قاعدہ 4 کے تحت اضافی کارروائی کے ذریعے اٹھایا جانا چاہیے۔ خوبیوں پر بھی یہ بغیر کسی مادے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ہے۔ یہ دفعہ واضح طور پر نگران کو پٹے کی قیود میں تبدیلی کرنے کا اختیار دیتا ہے، اور اسے اپیل گزاروں کی اس دلیل سے ہم آہنگ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اسے اپنے معاہدوں پر واپس جانے کا کوئی اختیار نہیں دیتا ہے۔ اس دفعہ کا عملی حصہ جو کسٹوڈین کو پٹہ منسوخ کرنے یا اس کی قیود میں تبدیلی کرنے کا اختیار دیتا ہے وہ نااہل اور مطلق ہے، اور اس اختیار کو اس شق کے حوالے سے کم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا استعمال "فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود" کیا جا سکتا ہے۔ واضح طور پر اس توضیع کا مقصد اس ممکنہ دلیل کو پسپا کرنا ہے کہ دفعہ 12 کے تحت پٹہ داروں کو حقوق دینے والے قوانین کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا اور یہ ان کے خلاف غالب نہیں آ سکتا اور اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اسے دفعہ کے عملی حصے کے سادہ معنی کو کم کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اسونی کمار گھوش بنام اربند ابوس (1) اور ڈومینین آف بھارت بنام شرین بائی اے ایرانی (2) میں ایک غیر متزلزل شق کے دائرہ کار پر مشاہدات کو دیکھیں۔ ہمیں اس کے مطابق یہ ماننا چاہیے کہ مدعا علیہ نمائش C جاری کرنے میں اپنے اختیار کے اندر کام کر رہا تھا جہاں تک اس کا تعلق اپیل گزاروں کے حق میں دئے گئے پٹے سے ہے۔

اس کے بعد مسٹر دیسائی نے دعوی کیا کہ اگر کسٹوڈین کے پاس دفعہ 12 کے تحت اپیل گزاروں کے حق میں پٹہ منسوخ کرنے کا اختیار بھی ہے، تو اس دفعہ کے تحت اسے ملوں اور فیکٹری کو ان کو فروخت کرنے کے پٹہ کو منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، جو کہ نمائش A میں شامل معاملات میں سے ایک تھا، کہ نوٹس، نمائش C، اس حد تک دائرہ اختیار کے بغیر تھا، اور اس کے مطابق مدعا علیہ کو نمائش C کے مطابق نمائش A کے اس حصے کو منسوخ کرنے سے منع کیا جانا چاہیے۔ لیکن قیود میں نوٹس سب سے پہلے اس پٹہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے منسوخ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔، اور دوسرا ان منقولہ اشیاء کے لیے جن کے حوالے سے کچھ ہدایات دی گئی تھیں۔ آرٹیکل 226 کے تحت اپنی درخواست میں، یہ ان دو معاملات کے حوالے سے نوٹس، نمائش C کی صداقت تھی جسے اپیل گزاروں نے چیلنج کیا تھا۔ جسٹس ٹنڈولکر نے اپنے فیصلے میں بالکل درست طریقے سے کہا کہ یہ وہ دو نکات تھے جو عزم کے لیے پیدا ہوئے۔ اپیل گزاروں کے حقوق کا سوال جہاں تک ان کا تعلق ملوں اور فیکٹری کی خریداری سے ہے، درخواست میں نہیں اٹھایا گیا، اور کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر اس کی حمایت میں کوئی تنازعہ پیش نہیں کیا گیا۔ ہمارے سامنے دلیل میں یہ پہلی بار ہے کہ ان حقوق کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان حالات میں ہمیں ان پر غور کرنے سے انکار کرنا چاہیے۔ یہ کافی ہوگا اگر ہم مشاہدہ کریں کہ اپیل کنندگان کے حقوق، اگر کوئی ہوں، پٹہ سے پیدا ہونے والے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقوق کے علاوہ، مناسب حکام کے عزم کے لیے کھلے ہیں، اور یہ کہ ہمارے فیصلے میں کچھ بھی ان حقوق پر اعلان کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document